تاریخ اہل حدیث آکھرن

محمد مقبول آکھرنی

ناشر:

دعوۃ القرآن والسنۃ جموں وکشمیر

تاریخ اہل حدیث آکھرن

تالیف

محمد مقبول آکھرنی

ناشر:

دعوۃ القرآن والسنۃ جموں وکشمیر

تاریخ اہل حدیث آکھرن

تالیف

محمد مقبول آکھرنی

ناشر:

دعوۃ القرآن والسنۃ جموں وکشمیر

پیش لفظ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم أما بعد:

ان الدین عنداللہ الاسلام (آل عمران:)

بے حد حمد وثنا شکر وسپاس رب کائنات کے لیے جو اس کائنات کا لاشریک خالق ومالک، پالنہار کارساز حاکم مشکل کشا ہے۔ اس کی ذات وصفات الوہیت، ربوبیت، وحدانیت میں کوئی شریک نہیں۔

ہزار ہا درود وسلام ہو جناب رسول اللہ ﷺ پر جو اللہ پاک کی طرف سے تمام کائنات کے لیے ہادی آخری مذہب دار رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں۔ ان کی اتباع اور اطاعت کے سوا نجات کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة تمام صحابہ کبارؓ تابعین عظام تبع تابعین بزرگان دین اولیائے کاملین نے آپ ﷺ کی اطاعت کر کے دنیا اور آخرت کو سنوارا اور دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کی اور دنیا والوں کو یہ پیغام دیا کہ نجات کامیابی کامرانی کا واحد راستہ اطاعت رسول ﷺ میں ہی مضمر ہے۔

مہ پندار سعدی کہ راہ صفا　　تواں یافت جز در پے مصطفیٰ

۷ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کو جامع مسجد اہل حدیث آکھرن میں چند نوجوان مبلغین نے عوام الناس کو رمضان المبارک کے حوالے سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خطبات پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا ہوں جلسہ کے اختتام پر منتظم نے دعا اور لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ تحریک اہل حدیث اس علاقہ میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اللہ کا شکر ہے اب ہر جگہ یہ دعوت پہنچی۔ اللہ کے منشاء کے مطابق فورا میرے ذہن میں آیا کیوں نہ "تاریخ اہل

حدیث آکھرن کے نام سے ایک چھوٹی کتاب ترتیب دی جائے۔ تاکہ آنے والی نسل اور موجودہ نوجوان باخبر ہو جائیں کہ آکھرن میں تحریک اہل حدیث آسمان سے اتری یا زمین سے اُگی، اگلے روز ۸؍رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کو نماز عصر کے بعد اللہ پاک کا نام لے کر یہ چند سطور سپرد قلم کر رہا ہوں۔ اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ریا کاری سے بچائے دین کی خدمت کے سلسلہ میں جو کچھ کیا یا آئندہ بتوفیق الٰہی کریں گے۔ اس میں صرف اور صرف رضائے الٰہی مقصد ہو اور خدمت دین کو ہمارے اور ہمارے والدین عزیز و اقارب دوست و احباب کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

والسلام

محمد مقبول ابن عبدالخالق وانی

آکھرن کولگام

۸؍رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

تاثرات

"تاریخ اہل حدیث آکھرن" معروف خطیب ومبلغ ومنتظم مولانا محمد مقبول آکھرنی صاحب حفظہ اللہ نے نسل نو کی معلومات کے لئے رسالہ کی شکل میں مرتب کردیا ہے۔ جو عمدہ اور اچھی کاوش ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء اور یہ زندہ قوموں کی نشانی ہے کہ اپنے گاؤں، علاقہ، وجماعت ومسلک کی تاریخ سے واقف ہوں۔ جو قومیں اپنے آباء واجداد اور دین ومسلک کی تاریخ سے واقف نہیں ہوتی ہیں وہ مردہ قومیں تصور کی جاتی ہیں۔

آکھرن گاؤں اسلام آباد سے تقریباً ۱۱ کلومیٹر جہت جنوب لب سڑک ایک بڑی آبادی ہے جس میں ہر پیشہ ومسلک کے لوگ آباد ہیں۔ مولانا سے طویل عرصہ سے تعلقات ہیں جب بھی دہلی تشریف لاتے ہیں ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

۲۰۱۵ء میں مسلم اسٹوڈینٹ بورڈ نوگام سرینگر کی دعوت پر رمضان میں ایک ماہ کے لئے جانا ہوا اسی موقع پر سرینگر سے مولانا آکھرنی صاحب کا خطبہ سننے کے لئے اسلام آباد آیا۔ یہاں پوری وادی میں خطبہ کشمیری زبان میں ہوتا ہے۔ اور یہی اولی بھی ہے۔ میں کشمیری زبان نہیں سمجھتا ہوں لیکن مولانا کا اسلوب خطابت اور انداز بیان اور طرز استدلال اس قدر دلنشین ہوتا کہ پورا مجمع گوش برآواز ہوتا۔ اسی موقع پر مولانا راقم کو اپنے ہمراہ آکھرن لائے۔ جہاں رات بھر قیام رہا۔ اور مختلف علمی وجماعتی موضوعات پر گفتگو رہی۔

وادی میں جماعت اہلحدیث کو زمینی سطح سے سرگرم وفعال بنانے میں مولانا آکھرنی کی

بڑی قربانیاں رہی ہیں۔ جس کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ میری گذارش ہے کہ مولانا پوری والوں کی جماعتی تاریخ پر قلم اٹھائیں اور اسے مرتب کر کے آنے والی نسلوں کو بلبل شاہ سے لے کر اب تک کے علماء کی دینی و دعوتی خدمات و کارناموں سے واقف کرائیں۔ تو یہ ایک اہم جماعتی خدمت ہوگی امید ہے کہ زیر نظر رسالہ "تاریخ اہل حدیث آکھرن" عوام بالخصوص اہل حدیث نوجوانوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اللہ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

عبدالمبین ندوی

استاذ جامعہ ریاض العلوم، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶

۱۲/نومبر ۲۰۱۸ء

موبائل: 9868605471

☆☆☆

(الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على من لا نبى بعده)

اسلام دین فطرت ہے فطری تقاضوں کے مطابق اللہ پاک نے اس دین مبین کے تمام اصول وقواعد وضوابط تا قیامت مقرر کیے ہیں۔اس دین میں نظام زندگی کی دو مستقل بنیادیں ہیں کتاب اللہ سنت رسول اللہ، یہی دعوت اہل حدیث یا تحریک اہل حدیث ،سلفیت ، یا فکر اہل حدیث ہے۔ کیوں کہ "حدیث" قرآن کو بھی کہتے ہیں۔اللہ کا فرمان ہے: فبأی حدیث بعده یومنون قول یا فعل رسول ﷺ کو بھی ان ہی الفاظ کا نچوڑ لفظ مسلم میں ہے۔اگر ایک انسان اسلام کے اصولوں پر کاربند ہو کر اپنے کو صرف مسلم کہے تو کافی ہے۔

آکھرن: آکھرن موجودہ ضلع کولگام کا مشہور گاؤں ہے اس کے مشرق میں نیشنل ہائے وے اور انی پورہ گاؤں ہے مغرب میں ناؤپورہ شمال میں میر بازار، فوراہ، بمتھن اور جنوب میں بابش مانیگام وغیرہ مواضعات واقع ہیں۔

مجھے تاریخ کشمیر میں لفظ آکھرن کی کوئی تشریح نہ ملی نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔اگر کبھی معلوم ہوا تو ضرور عوام تک پہنچاؤں گا۔میرے بچپن میں کم از کم دوسو (۲۰۰) گھرانے موجود تھے۔ جن میں سات آٹھ گھرانے ہندوؤں کے تھے جو اب نہیں ہیں۔باقی سب کشمیری مسلمان جو اپنے آپ کو حنفی المسلک کہتے تھے۔لیکن آج کل یہ ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔جس میں تقریباً پانچ سو کنبہ جات ہیں۔جن میں زراعت پیشہ، مزدور، تاجر، ملازم بھی ہیں۔اور پڑھے لکھے جوانوں کی کافی تعداد ہے۔اللہ ہم سب کو ہدایت پر رکھے۔

آمدم بر سر مطلب: ۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول کلم میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔میری ہمشیرہ سرینگر چوٹہ بازار میں رہتی تھی۔کیوں کہ میرے بہنوئی حبیب اللہ صاحب ملازمت کے سلسلے میں عرصہ دراز سے وہاں رہتے تھے اور وہاں پر کشمیر کے مشہور سلفی عالم مولانا عبدالرحمن نوری صاحب کا دولت خانہ تھا۔لہٰذا حبیب اللہ صاحب کے نہ صرف ہمسائگی

تعلقات تھے بلکہ گھریلو تعلقات بھی تھے۔ حبیب اللہ وانی صاحب مولانا عبدالرحمٰن نوری صاحب کے پاس درس قرآن اور درس حدیث بھی پڑھتے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے عبدالقادر نور باغ والے اور مولوی غلام رسول بٹہ مالنہ ان کے ہم درس تھے۔

بہر حال حبیب اللہ صاحب نے مجھے ایک کتاب پڑھنے کے لیے دی جس کا نام انتخاب حدیث ہے اور آج تک میرے گھر میں موجود ہے۔ ان ہی ایام میں راقم نے پہلی بار مولانا محمد نورالدین صاحب کو دیکھا اب کبھی کبھی جامع اہل حدیث گاؤکدل اور کبھی جامع اہل حدیث چوٹہ بازار میں جمعہ کا خطبہ سنتا تھا۔ سردیوں کے ایام میں زیادہ تر سرینگر میں ہی ٹھہرتا تھا میرے ایک اور قریبی رشتہ دار علی محمد صاحب وانی (خالو) ملازمت کے سلسلے میں سرینگر میں تھے۔ انہوں نے مجھے ایک دوبار اپنے ساتھ بازار مسجد مولانا غلام نبی مبارکی صاحب کا خطبہ سننے کے لیے ساتھ لیا۔ حبیب اللہ صاحب نے میرے نام اخبار مسلم جاری کرادیا جو مہینے میں دوبار نکلتا تھا (پندرہ روزہ) اس کی سالانہ فیس پانچ (۵) روپے تھی۔ میرے ایڈرس پر کلم پہنچتا تھا۔ کبھی کبھی میرا کوئی استاذ بھی پڑھتا تھا یہ پانچ روپے بھی حبیب اللہ صاحب خود ادا کرتے تھے۔ اور وہ اس وقت جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر کے سرگرم رکن تھے بلکہ مشاورت کے رکن بھی تھے۔

جب میں کبھی اپنی خالہ کے گھر کھڈونی جاتا تھا وہاں مبارکی صاحب کا اخبار، توحید، آتا تھا۔ لہذا میں اس کو بھی پڑھتا تھا لیکن زیادہ تر مسلم ہی میرے مطالعہ میں رہتا تھا۔

اس میں درس قرآن اور درس حدیث دیگر مضامین کے علاوہ تحقیق مسائل کا ایک صفحہ ہوتا تھا جس میں اکثر اختلافی مسائل کے جواب دیئے جاتے تھے۔ میں بھی دس پیسے کے کارڈ یا بیس پیسے کے لفافے میں مسائل بھیجتا تھا اور ان مسائل کا تسلی بخش جواب قرآن وسنت کی روشنی میں مولانا نورالدین صاحب دیتے تھے۔ یوں یہ سلسلہ ۶۴ سے ۶۶ تک چلتا رہا گھر آکر میرے والد صاحب بھی پڑھتے تھے اور میں ان کو دو ساتھیوں غلام مصطفیٰ وانی ماسٹر عبدالغنی شاہ کو بھی دکھاتا تھا۔

ماسٹر عبدالغنی اس سے کئی سال پہلے سرکاری استاذ ہو گئے تھے۔ سردیوں کی چھٹیوں میں میں ان کے پاس پڑھتا بھی تھا۔ کبھی کبھی کوئی دینی کتاب جیسے صلوۃ الرسول، گلدستہ حدیث بھی لاتا تھا۔ لیکن غربت کی وجہ سے لٹریچر خرید کر لانا میرے بس کی بات نہیں تھی اس کی ترکیب میں نے یہ نکالی کہ ڈسٹرکٹ لائبریری اسلام آباد کا ممبر بن گیا اور ہر ہفتہ وہاں سے کتابیں حاصل کر کے تفسیر، سیرت تاریخ اور دیگر اسلامی کتب کا بھرپور مطالعہ کیا اور میں فکری طور تحریک اہل حدیث سے وابستہ ہو گیا۔ اس سے پہلے آکھرن میں اہل حدیث کا نام بھی نہیں تھا۔

رفع یدین امین بالجہر کا قائل ہو گیا ساتھ ہی آکھرن میں اپنے ہم خیال ساتھیوں سے گفت وشنید اور مجلس آرائی کرتا رہا۔ جس میں غلام مصطفیٰ وانی عبدالسلام ریشی ماسٹر عبدالغنی، ماسٹر عبدالغنی، ماسٹر نذیر احمد شاہ بلکہ آغاز میں عبدالرشید شاہ بھی تھے۔ اور ۱۹۶۶ء میں راقم نے میٹرک کا امتحان پاس کیا غربت کی وجہ سے میرے والدین مجھے آگے تعلیم دلانے کی پوزیشن میں نہیں تھے لیکن اللہ کے فضل سے راقم نے ادیب ماہر ادیب کامل اچھے نمبرات سے پاس کیا۔ جبکہ راقم نے مولانا محمد نورالدین سے بلاغ المبین پڑھی اور مولانا عبدالرحمٰن نوری صاحب مشکوۃ پڑھاتے تھے۔ کھڈونی چونکہ ان دنوں جنوبی کشمیر میں شوپیان اور ریاری پورہ کے بعد تحریک اہل حدیث کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا چونکہ میری رشتہ داری تھی اور میرے خالو علی محمد وانی صاحب مدرسہ محمدیہ کے ناظم مالیات تھے۔ انہوں نے مجھے مدرسہ محمدیہ میں بحیثیت استاد ۴۵ روپے ماہوارہ پر تعینات کروایا۔ یوں میں مدرسہ محمدیہ کھڈونی کا استاد بن گیا۔ کھڈونی میں مولانا صدرالدین صاحب حسن پورہ خطبات کی ذمہ داری احسن طریقہ سے انجام دیتے تھے۔ اور میں ہر جمعہ کو ان کا خطبہ سنتا تھا۔ میرا تحریک اہل حدیث سے رشتہ استوار ہوتا گیا اور عقیدہ سیکھتا رہا۔ مولوی صدرالدین صاحب مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ بلکہ نکاح نامہ لکھنا میں نے مولوی صدرالدین صاحب سے ہی سیکھا ہے۔ ان دنوں کھڈونی میں علماء اہل حدیث کا آنا جانا رہتا تھا جن میں

بالخصوص مولانا نورالدین صاحب مولانا عبدالرحمٰن نوری، مولانا صدرالدین، صوفی احمد مسلم جاتے تھے میں ان کے ساتھ رہتا تھا اور گھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر گفتگو جاری رہتی تھی۔ اس طرح آکھرن میں باقاعدہ طور پر تحریک اہل حدیث کا آغاز ہوا اور ہر ہفتہ میٹنگ ہوتی تھی۔ یہ میٹنگ زیادہ تر میرے دولت خانہ پر ہوتی تھیں ۔ اس کے علاوہ غلام مصطفیٰ وانی، عبدالرشید وانی، محمد عبداللہ ڈار، عبدالسلام ریشی کے گھر پر بھی شام کی مجلسیں ہوتی تھیں۔

مارچ ۱۹۷۰ء میں کھڈونی میں مولانا محمد نورالدین ایک اجلاس کے سلسلہ میں تشریف لائے آکھرن سے ہم تین نوجوان اس میں شامل ہوئے راقم (محمد مقبول وانی) ماسٹر نذیر احمد شاہ اور عبدالرشید شاہ ان دونوں کی مولوی صدرالدین صاحب سے رشتہ داری تھی۔ نذیر احمد کو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہمدردی تھی اور تحریک اہل حدیث کے ساتھ دلچسپی اور عقیدت تھی۔

۶/مارچ ۱۹۷۰ء کو راقم کے گھر پر مولوی صدرالدین تشریف لائے اور ہم نے باقاعدہ طور پر آکھرن میں مقامی جمعیت کا قیام عمل میں لایا۔ مقامی جمعیت کے پہلے صدر حاجی عبدالرشید وانی محمد عبداللہ ڈار نائب صدر اور راقم محمد مقبول کو سکریٹری محمد عاشور لون کو خزانچی بنایا گیا۔ ممبران میں عبدالغنی شاہ، غلام مصطفیٰ، عبدالخالق ملک، عبدالوہاب میر محمد رمضان ریشی وغیرہ (اخبار مسلم یکم اپریل ۱۹۷۰ء)

اسی سال ۱۹۷۰ء کو تحصیل جمعیت اہل حدیث کا انتخاب عمل میں آیا جس میں راقم کو آرگنائزر بنایا گیا (اخبار مسلم ۱۹۷۰ء) اس کے بعد ہر تین سال بعد آکھرن میں جمعیت کا انتخاب ہوتا رہا اور عبدالرشید وانی کو ہی صدر تسلیم کیا گیا۔

اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں جو انتخاب مقامی جمعیت کا عمل میں آیا اس میں راقم کو بحیثیت صدر مقرر کیا گیا جبکہ محمد احسن ڈار کو نائب صدر عبدالاحد ملک کو سکریٹری اور غلام مصطفیٰ کو خزانچی مقرر کیا گیا۔ اس انتخاب میں غلام رسول ملک کو جوائنٹ سکریٹری مقرر کیا گیا۔ (اخبار مسلم اکتوبر

۱۹۷۷ء)

اس کے بعد جو انتخاب ۱۹۸۳ء میں ہوا عبدالغنی شاہ صدر مقرر ہوئے۔ عبدالغنی شاہ ہمیشہ مسجد اہل حدیث میں بلا معاوضہ امامت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ سابقہ ممبران کے علاوہ۔

۱۔ محمد مقبول گنائی نوگام دیوسر ۲۔ علی محمد ڈار ولد مہ ڈار ۳۔ غلام قادر لون ۴۔ غلام حسن ریشی ۵۔ ولی محمد نائکو۔ ۶۔ رشی لون۔ ۷۔ عبدالغنی میر ۸۔ غلام نبی گنائی ۸۔ عبدالخالق پچو صاحب ۹۔ محمد افضل وانی۔ ۱۰۔ گل محمد شان ۱۱۔ محمد یوسف ملک۔

اب باقاعدہ اخبار "مسلم" یہاں آتا رہا خریداروں میں راقم کے علاوہ ماسٹر عبدالغنی، عبدالخالق گل محمد میر، عبدالرشید وانی محمد عبداللہ ڈار غلام مصطفیٰ، نذیر احمد شامل تھے۔ وصول یابی کے لئے مولوی صدرالدین تشریف لاتے تھے۔ مہینے دو مہینے کے بعد مولوی صدرالدین صاحب آکھرن میں تبلیغ کے لئے اور کبھی اخبار مسلم کا چندہ اور کبھی ممبرشپ کسی اجتماع کی اطلاع کے لئے آتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی عبدالغنی شاہ اور نذیر احمد شاہ محمد عبداللہ ڈار اجتماعات میں شریک ہوتے تھے۔ لیکن میں باقاعدگی سے ہر اجتماع اور ہر میٹنگ میں شامل ہوتا تھا۔ عبدالرشید وانی چونکہ علاقہ میں ایک بڑے تاجر تھے لہٰذا ان کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ ہر میٹنگ یا اجتماع میں شامل ہو جائیں۔

اس دوران عبدالغنی شاہ صاحب جمعہ کے روز حنیفہ مسجد میں خطبہ سے پہلے وضو کے مسائل پر روشنی ڈالتے تھے۔ لیکن میں اکثر جمعہ کی نماز کھڈونی میں ہی پڑھتا تھا اور کبھی کبھی جامع مسجد اہل حدیث شیر باغ جاتا تھا لیکن جہاں تک میرے ذہن میں ہے ۱۹۶۹ء تک مولانا عبدالغنی چندر گیری کے صرف دو ہی خطبے سنے تھے کیوں کہ ان کا انتقال جنوری ۱۹۶۹ء میں ہوا آکھرن سے محمد عبداللہ ڈار بھی کبھی کبھی اسلام آباد جاتے تھے۔ آکھرن کے جو بزرگ ہم سے اتفاق رکھتے تھے ان میں میرے والد عبدالخالق وانی، ولی محمد نائیکو، عبدالرشید کے دو بھائی عبدالمجید وانی اور غلام قادر وانی، غلام رسول ریشی محمد رمضان ریشی محمد احسن ڈار، غلام رسول ڈار عبدالوہاب میر، محمد

عاشورلون وغیرہ شامل رہے۔

محمد رمضان ریشی کا نکاح ترال سے تھا لہٰذا اگر چہ وہ اہل حدیث فکر سے واقف نہیں تھا لیکن ترال کے مشہور عالم مولانا محمد نورالدین صاحب کے پاس جمعہ کی نماز پڑھنے جاتے تھے بلکہ ایک دفعہ مولانا نورالدین کے شاگرد مولوی محمد صدیق وگے صاحب آکھرن تشریف لائے اور نائک پورہ کی مسجد (جواب مسجد اہل حدیث ہے) ہمیں توحید کے عنوان پر مؤثر انداز میں خطاب کیا۔ یاد رہے کہ ماسٹر عبدالغنی صاحب کا مکمل تعاون تھا۔ لیکن کافی عرصہ تک وہ نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ راقم نے مولانا نورالدین صاحب کو آکھرن آنے کی دعوت دی ان کے ساتھ جمعیت کے ناظم اعلیٰ غلام محمد کوٹے، شیخ نور محمد صاحب ناظم مالیات بھی تھے مسجد میں حسب معمول توحید اور رد شرک کے مضمون پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہماری طرف سے کچھ اختلافی مسائل پر عالمانہ اور ناصحانہ انداز میں جوابات دیے۔ اس کے بعد رات راقم کے دولت خانہ پر گزاری۔ رات دیر تک عبدالغنی شاہ علام مصطفیٰ وانی، عبدالسلام ریشی ان کے کلام سے مستفید ہوتے رہے۔

عبدالغنی صاحب نے استدعا کی کہ مہمان کل دوپہر کا کھانا میرے پاس کھائیں گے۔ راقم نے مولانا نورالدین صاحب سے گزارش کی تو انہوں نے اس شرط کے ساتھ قبول کیا کہ عبدالغنی صاحب نماز میں باقاعدہ رفع دین شروع کریں اس طرح سے عبدالغنی صاحب بھی اب نماز میں اس سنت پر عمل کرنے لگے جبکہ غلام مصطفیٰ وانی عبدالسلام ریشی پہلے ہی نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ اب یہ آواز اردگرد گاؤں میں پہنچی آکھرن میں کچھ شافعی ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ہم اہل حدیث ہرگز شافعی نہیں ہیں۔ ہم ائمہ اربعہ کو مانتے ہیں لیکن کسی ایک امام کی تقلید نہیں کرتے ہیں کیوں کہ قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ عبدالرشید وانی پورے علاقہ میں مانے ہوئے تاجر تھے اردگرد کے تمام لوگوں کا ان کے پاس آنا جانا تھا۔ اگر چہ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن ان کا

کافی اثر ورسوخ تھا تحریک اہل حدیث سے ان کی ہمدردی ہی کافی کچھ تھی۔ راقم کے والد درزی کا کام کرتے تھے اور اس کام میں دور دور تک مانے ہوئے کاری گر تھے۔ اللہ کے فضل سے اپنے زمانے میں پڑھے ہوئے لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ راقم نے ان کے لیے ترجمہ قرآن خرید کرلایا (ترجمہ ثنائی) جو اس وقت سرینگر میں نو (۹) روپے میں ملتا تھا۔ والد صاحب روزانہ اس کی تلاوت بھی کرتے تھے اور ساتھ میں ترجمہ بھی پڑھتے تھے کشمیری زبان پڑھنے لکھنے میں ان کو کافی عبور حاصل تھا۔ تو راقم نے مولانا انور شوپیانی کی تمام کتابیں خرید کرلائیں جن کو والد صاحب بغور پڑھتے اور دوسروں کو سناتے تھے۔ اس سے بھی تحریک اہل حدیث کو کافی فائدہ ہوا لوگوں تک بات پہنچی مخالفت بھی بڑھتی گئی۔ غالباً ۱۹۷۲ء مارچ یا اپریل میں جامع مسجد (حنفیہ) آکھرن کے ذمہ داروں نے تحریک اہل حدیث کو روکنے پر غور کرنے کے لیے مشورہ کیا۔ جس میں طے پایا کہ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اسلام آباد کے مشہور واعظ قاضی غلام محمد کو آکھرن میں خطبہ جمعہ پڑھانے کی دعوت دی جائے۔ (یاد رہے کہ حنفیہ جامع مسجد آکھرن کی تعمیری کمیٹی میں جو لوگ سرگرم رہے ان میں راقم کے والد بھی تھے۔ دوسرے افراد میں محترم بہار شاہ جو بعد میں اہل حدیث ہوئے۔ محمد رمضان ریشی نمبردار، عبدالرشید نائکو عبدالرشید وانی، ماسٹر محمد رمضان نائکو مولوی غلام محمد شاہ، رشی لون مولوی محمد یوسف شاہ، حضر محمد بچو، علی محمد راتھر، محمد مقبول گنائی شامل تھے) بہر حال قاضی غلام محمد صاحب کو آکھرن میں تحریک اہل حدیث کو توڑنے کے لئے دعوت دی گئی اور تاریخ مقرر ہوئی۔ ہم نے راقم الحروف کے گھر پر مشورہ کیا کہ ہم اس موقع پر حاضر رہ کر اگر ضرورت ہوئی تو قاضی صاحب سے گفتگو کریں گے۔

لہٰذا اس موقع پر راقم کے علاوہ عبدالغنی شاہ، صاحب غلام مصطفیٰ، عبدالاحد ملک نے گھر پر رہنے کا فیصلہ کیا عبدالاحد کی ان دنوں کولگام میں ڈیوٹی تھی۔ انہوں نے رخصت رکھی۔ عبدالغنی صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول کلم میں تھے وہ بھی رخصت پر رہے لیکن جمعرات کو ہی ہماری دوکان

پر مغرب سے پہلے جامع مسجد کے امام اول غلام محمد شاہ (ممہ صیب) آئے۔ اور کہا کہ قاضی غلام محمد صاحب کا پروگرام ان لوگوں نے ملتوی کر دیا شاید اب دوبارہ پروگرام بن سکتا ہے۔ اس لئے اگلے روز جمعہ کو میں اسلام آباد جمعہ پڑھنے کے لیے چلا گیا وہاں پر ان دنوں حبیب اللہ بابا صاحب یا کبھی کبھی غلام رسول قادری صاحب خطبہ دیا کرتے تھے۔ عبدالغنی صاحب بھی اسکول چلے گئے۔ لیکن عبدالاحد ملک غلام مصطفیٰ وانی عبدالسلام ریشی گھر پر ہی رہے اور ہماری غیر حاضری میں قاضی غلام محمد اس جمعہ کو جامع مسجد پہنچے میرے ایک عزیز اور ہمسایہ ماسٹر گلزار احمد صاحب مجھے بسواری سائیکل اسلام آباد بلانے آئے۔ جبکہ عبدالغنی شاہ صاحب کو بھی کلم سے لایا گیا۔ اور جب تک میں پہنچتا عبدالغنی شاہ صاحب نے ایک دو نکتوں پر قاضی صاحب کو ٹوکا تھا۔ عبدالاحد ملک، عبدالسلام ریشی، غلام مصطفیٰ وانی قاضی غلام محمد صاحب کے سامنے بیٹھے تھے۔ میرے آکھرن پہنچنے تک قاضی غلام محمد صحب نے تبلیغ ختم کی تھی۔ لیکن بقول ماسٹر عبدالغنی صاحب قاضی صاحب کا واعظ توحید پر ہی مبنی تھا۔ ہمارے افراد خوش تھے جمعہ کی نماز دو رکعت ادا کرنے کے بعد اکثر لوگ باہر آرہے تھے۔ لیکن ناؤپورہ کے عبدالرزاق وگے نے قاضی غلام محمد صاحب سے سوال کیا۔

کہ اہل حدیث شیئا للہ کو ناجائز بلکہ کفر کہتے ہیں چونکہ مائک کھلا تھا اس لیے ہم آواز دوکان پر سنتے تھے۔

قاضی صاحب کا جواب تھا شیا للہ کا وظیفہ جائز ہے جس کو پڑھنا ہو پڑھ سکتا ہے جوں ہی یہ آواز ہمارے کانوں تک پہنچی میں نے عبدالغنی شاہ صاحب کو کہا چلو ہم قاضی صاحب سے اس کے بارے میں پوچھیں گے۔

بغل میں فقہ حنفیہ کی کتاب درمختار لے کر جامع مسجد کے اندر داخل ہوئے اور میں قاضی صاحب سے مخاطب ہوا کہ کیا شیئا للہ پڑھنا جائز ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ میں کہتا ہوں یہ پڑھنا جائز ہے۔ میں نے کہا قاضی صاحب یہ میرے ہاتھ میں فقہ حنفی کی کتاب درمختار اس میں

لکھا ہے یہ وہابیہ غیر اللہ پڑھنا کفر ہے۔ قاضی صاحب نے کہا یہ حنفی مذہب کی کتاب نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ آپ لکھ کر دیجئے کہ یہ حنفی مذہب کی کتاب نہیں ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ میں لکھ کر نہیں دوں گا۔ مجھے کہا کہ آپ کیا بحث کرو گے آپ کے سر پر دستار نہیں ہے۔ حالاں کہ اس وقت میرے چہرے پر داڑھی بھی نہیں تھی۔ میں اصرار کرتا رہا کہ لکھ کر دیدو قاضی صاحب بضد رہے کہ نہیں دوں گا اس بات پر مسجد میں زبردست جھگڑا ہو رہا تھا ہاتھا پائی ہوئی۔ ہمارے کئی ساتھیوں کی بھی پٹائی ہوئی۔ عبدالخالق بچو، عبدالسلام ریشی وغیرہ باہر سے لوگ مسجد میں داخل ہوئے۔ اس موقعہ پر گاؤں کے ذمہ دار عبدالرشید ناگو میری طرف مخاطب ہوئے اور کہا آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ جامع مسجد سے باہر نکل جاؤ میں لوگوں کو نکال دوں گا ہم دو چار ذمہ دار یہاں رہیں گے اور قاضی صاحب سے آرام سے بات کریں گے۔ ہم اس بات پر راضی ہو گئے ادھر ان لوگوں نے قاضی صاحب کو چپکے سے باہر نکالا اور پھر مرتے دم تک قاضی صاحب آکھرن واپس نہ ہوئے۔

آکھرن میں اہل حدیث کا پہلا اجلاس

تقریباً اسی سال ۱۹۷۰ء جولائی میں ایک روزہ اجلاس عام منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا یہ اجتماع پرانے عیدگاہ (جہاں آج کل ہائی اسکول ہے) میں منعقد ہوا۔ محمد عبداللہ ڈار نے مہمانوں کے لئے گھریلو دعوت شیراز کا انتظام کیا اور تمام مہمانین کے لیے چائے کا انتظام تھا۔ جو افراد جمعیۃ نے اپنے اپنے گھروں سے تیار کر کے لائے۔ چوں کہ ریاست کے سیاسی حالات کے پیش نظر قانونی طور پر اس کے لئے پولیس سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنا لازمی تھا۔ راقم جب درخواست لے کر قاضی کنڈ تھانہ میں گیا بدرالدین صاحب ایس ایچ او نے مجھے بہت ڈرایا کہ اگر کوئی سیاسی پروگرام ہوا تو آپ کو جیل جانا ہوگا الحمدللہ مقررہ تاریخ پر شاندار طریقہ سے اجتماع ہوا۔ جو علماء کرام تشریف لائے تھے۔ میری یادداشت کے مطابق درج ذیل ہیں۔ مولانا

محمد نورالدین صاحب، مولانا محمد بشیر شوپیانی، مولانا عبدالقدوس دیوا، مولانا صدرالدین صاحب، بخشی غلام محمد (والد شکیل احمد بخشی) مولوی غلام رسول گنائی بتہ مالنہ، مولوی غلام محمد بٹ شمسی پورہ وغیرہ

آکھرن کے زیادہ تر لوگ اگر چہ شامل نہ ہوئے تاہم دور دور سے اجتماع کی تمام کارروائی کو سنتے رہے۔ ہمارے پاس مصدقہ اطلاع تھی کہ ایک ماسٹر جی غلام مصطفیٰ ناظم صاحب کے پاس گیا تھا کہ ہم نے قاضی غلام محمد صاحب کو بھی بلایا ہے آپ بھی تشریف لائیں تا کہ اہل حدیث مولویوں کو جواب دیں لیکن محترم ناظم صاحب نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ قاضی غلام محمد صاحب کیسے تشریف لائیں گے۔ جبکہ وہاں اسلام آباد میں ڈھائی ہزار اہل حدیثوں کی آمین کی آواز ریشی صاحب رشہ مولہ کے مقبرہ تک پہنچتی ہے۔

مسجد اہل حدیث کی تعمیر

اگر چہ پہلی مسجد جس میں ہم نماز پڑھتے تھے کچی تھی نئی مسجد پختہ بنائی گئی۔ جس میں سب سے زیادہ دلچسپی ماسٹر عبدالغنی شاہ صاحب، عبدالسلام ریشی، غلام مصطفیٰ وانی نے لی تھی لیکن اجتماعی طور پر ہم سب قدم در قدم پورا تعاون دیتے تھے۔ یاد رہے کہ عبدالسلام نائک کی دادی نے ۵ مرلہ زمین اس وقت دیئے جن کو غلام حسن ریشی نے چند سو روپیہ میں خریدا۔

اہتمام جمعہ

کئی میٹنگوں کے بعد طے پایا کہ ہمیں جمعہ کی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس سے پہلے راقم اور عبدالغنی صاحب بسواری سائکل جمعہ نماز پڑھنے کے لئے کھڈونی یا اسلام آباد جاتے تھے۔ عید کے موقع پر ہم نے بس کا انتظام کیا اور بس پر زیادہ سے زیادہ ایک سو یا ایک سو بیس روپے خرچ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آکھرن کے ایک ان پڑھ نے (بے خبری کی وجہ سے) لوگوں کو کہا کہ جو لوگ آکھرن سے نماز عید دوسری جگہ پڑھنے کے لئے جاتے ہیں ان کی گاڑی کو جلانا چاہیے۔ لیکن

نورخدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ کا شکر ہے کہ دوسرے علاقوں کے مقابلہ میں آکھرن میں تحریک اہل حدیث امن وامان سے آگے بڑھتی گئی اور کوئی بڑا جھگڑا فساد نہ ہوا۔ جمعہ قائم کرنے کے لئے مائک کی ضرورت تھی تو چندہ کی ضرورت پڑی جو کم پڑا لہٰذا ہم نے سرینگر جا کر صرف مشین خریدی۔ جو چھ سو ساٹھ روپے میں آئی۔ راقم نے کھڈونی سے دو عدد کال (ہاکر) لائے اور آخر پر چند روز کے بعد دو سو پچیس روپے میں مائک لائی۔ اور پھر سٹینڈ لایا۔ جمعہ قائم کرنے کے لئے میٹنگ بلائی گئی اور طے پایا کہ راقم محمد مقبول وانی خطبہ جمعہ دیا کریں گے۔

اگر چہ میں ان دنوں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا لیکن برادری کا فیصلہ ماننا پڑا۔ جمعہ شروع ہوا ہر جمعہ کو اچھا خاصا چندہ ہوتا تھا۔ اور ہماری نظر کھل گئی۔ پہلے پانچ چھے مہینوں تک میں ہی خطبہ جمعہ دیتا تھا۔ بعد میں راقم صرف دو جمعہ پڑھاتا تھا اور عبدالغنی شاہ صاحب دو جمعہ یہ اسی (۸۰) کی دہائی تھی بہر حال جب مصروفیات زیادہ بڑھ گئیں راقم دن رات جمعیت اہل حدیث کے پروگراموں سے وابستہ رہتا تھا ضلع اسلام آباد جو پلوامہ، کولگام، شوپیان اور اسلام آباد پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ وادی سے باہر صوبہ جموں اور وادی کے دوسرے علاقوں میں جانا پڑتا تھا۔ پھر یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک صاحب ایک ایک جمعہ پڑھائیں گے۔ محمد مقبول وانی عبدالغنی شاہ، غلام مصطفیٰ وانی، غلام رسول ملک اور کبھی کبھی عبدالاحد ملک نے یہ بھی ذمہ داری نبھائی۔

بعد میں راقم کے کہنے پر غلام رسول ملک کو ہرناگ غلام مصطفیٰ کو سڈورہ میں خطابت کی ذمہ داری دی گئی۔ یہی وہ سنہری دور تھا جب اس مسجد کی دعوت سے تحریک اہل حدیث ہانجی پورہلی پورہ منڈ ہول مانیگام، ہابلش، چورٹ، ناؤپورہ، بمتھن، کاترن نی پورہ کے علاوہ کلم دیوسر علاقہ کنڈ پہلو وغیرہ۔

ادھر راقم پر مسلسل تنظیمی اور تبلیغی ذمہ داری بڑھ گئی اور میں اکثر گھر سے باہر رہتا تھا۔

تو خطیب کا مسئلہ کھڑا ہو گیا تو راقم نے عبدالرحمٰن راہی چرسوکیے گام کو یہ ذمہ داری سونپی جس کو وہ ایک سال تک انجام دیتے رہے اس کے بعد برادری کی اجارت سے گل محمد میر صاحب سڈورہ کو یہ ذمہ داری سونپی جس کو وہ کئی سال تک اچھے طریقے سے انجام دیتے تھے۔ فجزاء ہم اللہ خیر الجزاء

جامع مسجد اہل حدیث کی تعمیر نو

جامع مسجد اہل حدیث کے تعمیر نو کا پروگرام ہوا اس میں سب سے زیادہ حصہ حاجی غلام محمد وانی نے لیا۔ اس کے بعد ان کے تمام فرزندان کا رول رہا تعمیر کے سلسلہ میں ماسٹر عبدالغنی صاحب، عبدالسلام ریشی، غلام مصطفیٰ، عبدالسلام نائکو، غلام رسول ملک وغیرہ بلکہ آکھرن کی احناف برادری نے بھی تعمیر میں دلچسپی سے تعاون کیا اسی لئے جامع مسجد اہل حدیث آکھرن کے بنیادی پتھر پر خاتونی (اہلیہ غلام محمد وانی) کا نام درج ہے۔ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ

۴ راپریل ۱۹۷۹ء کا واقعہ

۴ راپریل ۱۹۷۹ء کو جب پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر بھٹو صاحب کو پھانسی پر لٹکایا گیا اور کشمیر کے جاہل مسلمانوں نے پھر ظلم و بربریت سے جماعت اسلامی اور کئی جگہوں پر اہل حدیثوں کے خلاف بھی قتل و غارت آتش زنی لوٹ مار کر کے اسلام کو بدنام کیا۔ ایک ہمسایہ گاؤں کے اشارے پر آکھرن میں آنے کا اشارہ دیا۔ تاکہ اہل حدیث حضرات کو بھی نقصان پہنچایا جا سکے لیکن یہاں کے بھائی چارہ آپسی اتحاد و اتفاق کی وجہ سے دشمن ایسا نہیں کر سکے۔ اس موقع پر مجھے یہاں کے ایک باغیرت مسلمان غلام محمد ڈار (جو کہ غلام حسن ڈار کے والد تھے) مجھے اچھی طرح یاد ہے چار اپریل کو وہ گھر سے ایک لمبا ڈنڈا ہاتھ میں لئے اور گھٹنوں تک پائجامہ اٹھا کر

ہمارے مکان کے نزدیک آئے دوسرے حضرات کو بلوایا اور کہا میں دیکھتا ہوں یہاں کون مائی کا لعل آئے۔ اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔ بعد میں برادری کے متفقہ فیصلہ کے مطابق راقم نے ہی حنفیہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ پڑھایا۔

سلفیت کے دفاع میں ایک شاندار اجتماع ۲۰۰۸ء

آکھرن کے دو تین نوجوان جو اسلام سے بالکل نابلد ہیں۔ بریلویت کے شکار ہوئے اور جامع مسجد حنفیہ میں عقائد کا بگاڑ پیدا ہوا اور نہ یہاں پر آپسی بھائی چارہ قائم ودائم رہا۔ بدقسمتی سے ان ہی جوانوں نے کئی دفعہ بریلوی مولویوں کو بلایا اور جلسہ بھی کرایا اور توحید سنت کے علمبرداروں بالخصوص اہل حدیث کے خلاف زہر افشانی کی۔ ان دنوں میں چوں کہ جامع اہل حدیث شیر باغ کا خطیب تھا تو بریلوی مولوی حاضرین سے کہتے تھے نعرہ کا جواب ایسا دیدو جامع مسجد اہل حدیث شیر باغ کی دیواریں ہلنی چاہیے۔ خاص طور سے مبلغین کا نام لے کر ان کی مخالفت کی گئی، ان میں ڈاکٹر ذاکر نائک علامہ احسان الٰہی ظہیر اور قم محمد مقبول آکھرنی کا نام بھی شامل تھا چونکہ جلسہ گاہ ہمارے مکان کے قریب تھا اس لئے مکان کی طرف اشارہ کر کے نعرہ بازی ہوئی۔ بقول مبارکی صاحب

سلام اس پر جو مذہب دار ہے اہل حدیثوں کا
کہ جس کے عشق کا طعنہ سہتے ہیں خبیثوں کا
وہ بکتے گالیاں ہیں او رہم کہتے جزاک اللہ
بجاتے تالیاں ہیں وہ ہم کہتے عفاک اللہ

اگرچہ بریلوی جلسہ کا کوئی اثر ہمارے گاؤں یا علاقہ پر نہ پڑا بلکہ لوگ ان سے ناراض ہو گئے۔ لیکن آکھرن کے سلفی نوجوان اس دن شام کو میرے گھر پر آئے اور مجھے یہاں پر ایک اجتماع کرنے کا بضد اصرار کیا۔ نوجوانوں کی قیادت عبدالسلام مانگو کر رہے تھے۔ بہر حال راقم نے

مناسب وقت پر اجتماع منعقد کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ دو تین دن کے بعد نوجوان اور بزرگ دوبارہ آئے جن میں عبدالسلام ریشی، غلام مصطفیٰ اور عبدالغنی شاہ خاص طور پر آئے۔ راقم نے تاریخ مقرر کی ادہر عبدالسلام نائکو کی سربراہی میں نوجوانوں نے بھرپور چندہ جمع کیا۔

اور مقررہ تاریخ پر ہم نے جامع مسجد حنفیہ کے صحن میں ایک عظیم الشان دعوتی اجتماع صبح دس بجے سے پانچ بجے تک منعقد کیا ضلع اسلام آباد اور کولگام کے مختلف علاقوں سے توقع سے زیادہ لوگ اجتماع میں شامل ہوئے طعام کا بھی انتظام تھا اور گھر والوں نے بھی دس دس بلکہ بیس بیس مہمانوں کا انتظام کیا تھا اجلاس میں مولانا عبدالمجید ڈار المدنی نے تحریک اہل حدیث، مولوی سکندر صاحب بارہمولہ اور ارشد احمد وانی نے مؤثر تقریریں کیں۔ لیکن لوگوں کا انتظار ناچیز کے لئے تھا اگرچہ ناچیز کی طبیعت ناساز تھی لیکن راقم نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ آیت کی روشنی میں کتاب وسنت اور فقہ حنفیہ بلکہ بریلوی کتب سے بھی شرکیات اور بدعات عقائد باطلہ اور طائفہ منصورہ جماعت اہل حدیث کی تائید میں ایک تاریخی تقریر کی یہ سب اللہ کا فضل تھا اور یہ پہلا موقع تھا میری زندگی کا جب میں نے کئی تفاسیر احادیث، بخاری، مسلم، مشکوۃ کتب فقہ میں درمختار شامی، ہدایہ وغیرہ سٹیج پر رکھے تھے۔ اور ہر مسئلہ میں قرآن مجید احادیث مبارکہ اور کتب فقہ سے حوالاجات پیش کئے۔ جس کا عوام پر اچھا اثر ہوا۔

نماز عصر پر دعوت وتوحید سنت کا یہ جلسہ برخواست ہوا تو ماسٹر غلام محمد شاہ صاحب اللہ ان کی مغفرت فرمائے نے میرا ماتھا چوما اور روداد تحسین کی اس کے بعد مولوی غلام رسول شاہ ملازم فارسٹ نے بھی مجھے گلے لگا کر کہا کہ آپ نے آج آکھرن میں اسلام کو زندہ کیا اور عوام الناس بھی زیردست محظوظ ہوئے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آکھرن سے دعوت اہل حدیث کے پھیلنے کی کئی اور وجوہات

۱۔ سبھی بزرگ اور نوجوان پرخلوص تھے اور تحریک اہل حدیث سے وابستگی کا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی تھا۔

۲۔ ٹکراؤ کے بجائے ہم نے حکمت سے کام لیا جب بھی کوئی مبلغ یہاں آتا تھا اور کوئی ایسا کلام کرتا جو کتاب وسنت کے خلاف ہوتا تو ہم فوراً ہفتہ میں اپنی مسجد میں اس کا جواب دیتے تھے اور اکثر یہ ذمہ داری میں خود انجام دیتا تھا۔

۳۔ اخبار مسلم جو پہلے پندرہ روزہ تھا پھر ہفتہ وار ہو گیا راقم کے ایڈرس پر بذریعہ ڈاک آتا تھا اور میں گھر گھر جا کر شائقین کے حوالے کرتا۔ بعد میں مولوی صدرالدین صاحب سال میں ایک دفعہ اخبار کا چندہ وصول کرتے اخبار مسلم کے جو اولین خریدار تھے ان میں محمد یوسف شاہ داماد عبدالسلام شاہ اور عبدالعزیز ڈار بھی تھے۔ حالانکہ محمد عبداللہ بالکل ان پڑھ تھے لیکن وہ کسی نہ کسی کو اخبار مسلم پڑھنے کے لئے دیتے تھے۔ یعنی چالیس سال پہلے اخبار مسلم کے پندرہ پرچے ہر ہفتہ آتے تھے۔

۴۔ مسلم لائبریری: ہم نے اچھی خاصی تعداد میں دینی کتب خرید کر لائیں اور کچھ میں تنظیم سے یا دیگر جگہوں سے لاتا تھا مسجد کی الماری میں اس کا انتظام تھا۔ غلام مصطفیٰ اس کے انچارج تھے بعد میں لوگوں نے کتابیں ہی ہڑپ کر لیں۔

۵۔ درسگاہ محمدی: غلام مصطفیٰ صاحب سال ہا سال تک بچوں کو قرآن ناظرہ پڑھاتے اور کبھی کبھی گھر پر بھی پڑھاتے۔ بعد میں درسگاہ ابراہیمی میں بچوں نے ان سے قرآن ناظرہ پڑھا۔

۶۔ مالی نظام: ہر ایک صاحب حسب حیثیت ماہوارہ چندہ دیتا تھا اور عشر وزکوۃ کا اچھا نظام قائم

تقسیم کرنے اور اس کا باقاعدہ حساب و کتاب رکھا جاتا تھا۔

۷۔ نشر و اشاعت: مقامی طور پر بھی ہم چھوٹے چھوٹے رسالے (پمفلٹ) شائع کرتے تھے۔ جو میں خود ترتیب دیتا تھا اور پھر مقامی یونٹ کی طرف سے ان کو شائع کرتے۔ چند ایک رسالے یہ ہیں۔

۱۔ حنفیت کا اصل روپ ۲۔ غیر مقلد اور اہل حدیث ۳۔ زیارت قبور ۴۔ صوفیت کی حقیقت ۵۔ شاہ جیلان ۶۔ نعرہ حق وغیرہ

نوجوانوں سے اپیل

اگر آج بھی، نوجوان متحد ہو جائیں اور کتاب و سنت (تحریک اہل حدیث) کی ترویج و اشاعت کے لئے کام کریں میں اپنی خدمات دینے کے لئے تیار ہوں۔ ان شاء اللہ

یاد رہے کہ راقم نے پہلی بار موضع آکھرن سے جمعیت اہل حدیث جموں و کشمیر کے لئے ۱۹۶۹ء میں بنیادی ممبر شپ جمع کیا فی کس ۵۰ پیسے حاصل کئے۔ اس طرح چودہ روپے پچاس پیسے جمع ہوئے اور متحدہ جمعیت کے سالانہ اجلاس بمقام نئی پورہ سرینگر میں اس وقت کے جمعیت کے روح و رواں اور ارگنائزر غلام نبی ہارون صاحب کو باخذ رسید ادا کئے تو انہوں نے مجھے مولانا نورالدین صاحب کے پاس لیا بہت خوش ہوئے۔ میرے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دیں۔ اسی سال سے راقم اپنے قربانی جانور کی ایک کھال لے کر بربر شاہ پہنچا تا تھا۔

افسوس کہ ایک گہری سازش کے تحت جموں و کشمیر میں تحریک اہل حدیث کو کمزور کرنے کے لئے ایسے افراد کو ۲۰۰۰ء سے مسلط کیا گیا۔ جنہوں نے اس مقدس تحریک کو حقیر مفادات کے لئے کافی نقصان پہنچایا اور تنظیم دو حصوں میں بٹ گئی اگر قواعد و ضوابط اور اصولوں کی بنیاد پر کوشش ہوگی تو کوئی بات نہیں کہ

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

(نوٹ) ان شاء اللہ آئندہ بھی تاریخ کے سلسلے میں کچھ لکھنے کی کوشش جاری رہے گی۔

آکھرن میں ریاست اور بیرون ریاست سے آنے والے علماء کرام

۱۔ شیخ الحدیث حکیم عبید اللہ رحمانی صاحب
۲۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری صاحب
۳۔ مولانا شیخ صلاح الدین مقبول احمد صاحب
۴۔ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ دہلی
۵۔ مولانا معراج الدین ربانی صاحب
۶۔ مولانا محمد یونس سلفی (جامعہ سلفیہ بنارس)
۷۔ مولانا یار محمد خان جامعہ اسلامیہ سنابل، دہلی
۸۔ مولانا شمیم احمد خان (بنارس)
۹۔ مولانا دیندار احمد خاں رہپورہ ہریانہ
۱۰۔ مولانا سمیع اللہ سلفی (جامعہ سلفیہ بنارس)
۱۱۔ مولانا محمد نور الدین صاحب
۱۲۔ مولانا محمد عبداللہ طاری صاحب
۱۳۔ مولانا عبدالمبین ندوی صاحب دہلی
۱۴۔ مولانا عبدالرشید طاہری صاحب

۱۵۔ مولانا عبدالحکیم شوپیانی صاحب

۱۶۔ صوفی احمد مسلم صاحب

۱۷۔ مولانا عبدالقدوس دیوا صاحب

۱۸۔ مولانا محمد بشیر شوپیانی صاحب

۱۹۔ مولانا صدرالدین صاحب

نوٹ: یہ سب علماء کرام راقم کے دولت خانہ پر تشریف لائے ہیں اور چند ایک نے مسجد اہل حدیث میں تبلیغ بھی کی ہے۔

متحدہ جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر کے جو صدور آکھرن میں تشریف لائے ہیں

۱۔ حاجی غلام محمد وانی (مندر باغ)

۲۔ حاجی محمد رمضان ڈارگاؤکدل

۳۔ الحاج محی الدین صاحب غانی

۴۔ مولانا محمد نورالدین صاحب

۵۔ خواجہ عبدالغنی ڈار صاحب

۶۔ مولانا محمد عبدالباری عبداللہ طاری صاحب

۷۔ پروفیسر محمد رمضان صاحب

۸۔ غلام نبی پرے صاحب

۹۔ سید محمد مقبول صاحب (نگران صدر)

۱۰۔ ایڈوکیٹ محمد یوسف پرے صاحب (عبوری صدر)

۱۱۔ مولانا عبدالرشید طاہری صاحب (عبوری صدر)

۱۲۔شوکت احمد شاہ صاحب

نوٹ: یہ سب صدور میرے دولت خانہ پر تشریف لائے ہیں جبکہ مولانا محمد نورالدین صاحب، مولانا محی الدین غانی صاحب اور عبدالغنی ڈار صاحب مسجد اہل حدیث پر بھی تشریف لائے ہیں۔

☆☆☆

مختصر فہرست مطبوعات دعوۃ القرآن

۱۔ توحید الوہیت

۲۔ کشف الشبہات

۳۔ تعویذ گنڈا شرک ہے

۴۔ داعی توحید ابو حنیفہؒ

۵۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ

۶۔ نماز تراویح

۷۔ مسئلہ ٹوپی کا

۸۔ نوجوانوں کے مسائل

۹۔ نماز جنازہ

۱۰۔ اسلام کیا ہے؟

۱۱۔ ایمان اور استقامت

۱۲۔ تنویر العینین

۱۳۔ جماعت مصطفیٰ

۱۴۔ اتحاد ملت کیسے؟

۱۵۔ اصلاح عقیدہ

نوٹ: مذکورہ کتابیں ادارے کی طرف سے شائع کر کے تقسیم کی گئی ہیں